رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۱۵

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم شنبہ ★ ۲۲ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۶ شہادت ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۶ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۹۲

امریکہ سے مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کی مراجعت

ربوہ ۱۵ اپریل۔ مبلغ امریکہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم ساڑھے چھ سال تک امریکہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل رات چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے اگست ۱۹۴۸ء میں امریکہ گئے تھے۔ مقامی جماعت کے کثیر التعداد احباب نے ریلوے اسٹیشن پہنچکر آپ کو نہایت پرخلوص طریق پر خوش آمدید کہا۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب اور دیگر احباب بخیریت انگلستان پہنچ گئے

لندن ۱۲ اپریل (بذریعہ تار) مکرم جناب مولود احمد خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں، کہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب۔ سید کلیم اللہ شاہ صاحب۔ بشیر بھٹی صاحب اور نسیم صاحب مع اہل و عیال بحری جہاز کے ذریعہ بخیر و عافیت کراچی سے انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ (الحمد للہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

ربوہ ۱۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے نام کراچی سے بذریعہ تار دو پیغام ارسال فرمائے ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ ان میں سے پہلا پیغام ۱۲ اپریل کو اور دوسرا ۱۳ اپریل کو وہاں سے روانہ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ دونوں تاریں اکٹھی ہی مورخہ ۱۴ اپریل کی شام کو یہاں موصول ہوئیں۔

پہلا پیغام

مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ مجھے ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنا چاہیئے سو ہم انشاء اللہ کراچی سے ۳۰ اپریل کو نصف شب کے قریب روانہ ہو کر یکم مئی کو دمشق پہنچیں گے۔ اس سے قبل ہمارے قافلے کا ایک حصہ کراچی سے براہ راست لنڈن جائے گا۔ اور انشاء اللہ ۲۳ اپریل کو وہاں پہنچ جائے گا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر کو بابرکت کرے۔ اور میری صحت بہتر ہو جائے۔ اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کر سکوں۔

(خلیفۃ المسیح)

نوٹ:- یہ تار کراچی سے ۱۲ اپریل کو صبح ۸ بجے چلی۔ مگر یہاں ۱۴ اپریل کی شام کو پہنچی۔

دوسرا پیغام

برادران! میں چند روز میں ہوائی جہاز کے ذریعے سفر یورپ پر جا رہا ہوں۔ چونکہ کچھ دن پیشتر ایک ہوائی جہاز جس میں ایک درجن کے قریب چینی وزراء سفر کر رہے تھے گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر میرا بیمار ذہن کسی قدر گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ لیکن سفر اس موسم میں بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں اپنے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ہوائی سفر کو ہی ترجیح دیتا ہوں، وہ جو کچھ ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ اچھا ہی کرتا ہے۔ اور اگر ہم کسی وقت مایوس ہوتے ہیں تو یہ ہماری اپنی ہی غلطی اور کم نگاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خدا اب بھی اور آئندہ بھی ہر حال میں آپ کے ساتھ ہو۔ میں آپ کو اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ جس نے آج تک کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہے۔

(مرزا محمود احمد)

نوٹ:- یہ تار کراچی سے ۱۳ اپریل کو رات کو پونے ۱۲ بجے کے قریب چلی مگر یہاں ۱۴ اپریل کی شام کو پہنچی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے کل شام بذریعہ تار جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

کراچی ۱۲ اپریل بوقت پونے چار بجے شام از طرف پرائیویٹ سیکرٹری صاحب۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر کی رپورٹ یہ ہے کہ رات حضور کو اچھی نیند آگئی۔ آج صبح بھی حضور اپنی طبیعت نسبتاً بہتر محسوس فرماتے ہیں

کراچی ۱۳ اپریل بوقت سوا تین بجے سہ پہر از طرف ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ دن حضور نے دلوتی (Dumlatti) بنگلے میں گذارا۔ رات بفضلہ تعالیٰ آرام سے گذری ——— احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

نور احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۵ء

زمین کے مدفون خزانے

رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ "پاپولیشن ریفرنس بیورو" کے امریکی ڈائرکٹر ڈاکٹر رابرٹ کک نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ دنیا کی آبادی بڑی سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اگر آبادی میں اضافے کی موجودہ رفتار اسی طرح برقرار رہی۔ تو چند صدیوں میں دنیا کی آبادی اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ یہ کرۂ ارض اس کے لئے کفایت نہ کر سکے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کا ناگزیر علاج یہی ہے۔ کہ یا تو پیدائش کی رفتار کم کی جائے۔ یا شرح اموات میں اضافہ ہو کر شرح پیدائش کی بڑھتی ہوئی رفتار کو بے اثر بنا دے۔

ڈاکٹر کک نے جس خطرے کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر اس کے ازالہ کے لئے جو تجویز بیان کی ہے۔ وہ مادی نقطۂ نظر سے بظاہر کتنی ہی اہم کیوں نہ نظر آئے مذہبی اور روحانی نقطۂ نگاہ سے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جب سے یہ دنیا معرض وجود میں آئی ہے۔ دنیا کی آبادی میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور مادہ پرستوں کی طرف سے اس قسم کے خدشات کے اظہار کے باوجود وہ قادر مطلق ہستی جو اس کائنات اور اس میں بسنے والے تمام ذی روح اجسام کی خالق ہے۔ ایک وقت مقررہ تک کے لئے ان تمام ذی روح اجسام کی معیشت اور ان کی بقا کا انتظام کرتی چلی آ رہی ہے خدشات کا اظہار کرنے والوں نے نہ صرف ضبط تولید بلکہ بعض زمانوں میں قتل اولاد کے ذریعہ بھی دنیا کی آبادی میں اضافہ کو روکنے اور اس طرح خیالی قسم کی معاشی دشواریوں کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کی آبادی میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوا ہے۔ اور اسی زمین میں سے اس بڑھتی ہوئی آبادی کی معیشت کا سامان فراہم ہوتا رہا ہے۔

دراصل ظاہری اسباب پر نگاہ رکھنے والے سائنس میں ہزار ترقی کر جانے کے باوجود آج تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ اس دنیا کو بنانے والی ہمہ قدرت ہستی نے اس کرۂ ارض میں معیشت کے ایسے ایسے وسائل اور ذرائع رکھ دیئے ہیں۔ کہ جو ایک وقت مقررہ تک ہر جاندار کے لئے رزق اور معیشت کی ضمانت دے سکتے ہیں ضمانت دے ہی نہیں سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دیتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جدید انکشافات کے نتیجہ میں ہر قسم کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ آج دنیا میں جس پیمانے پر زرعی پیداوار ہو رہی ہے۔ کیا آج سے چند ہزار سال یا چند صدیاں قبل اتنی ہی پیداوار ہوتی تھی؟ ظاہر ہے کہ اس وقت کھیتی باڑی کے جو طریق رائج تھے۔ اس کے نتیجہ میں جو کچھ زمین سے پیدا ہوتا تھا۔ وہ آجکل کی پیداوار کے مقابلے میں بہت ہی کم تھا۔ لیکن کم ہونے کے باوجود اس زمانے کی آبادی کے لحاظ سے ہم اسے ناکافی نہیں کہہ سکتے۔ اس وقت کے لوگ یہی سمجھتے تھے۔ کہ زمین کے وسائل اس قدر ہیں۔ اور یہ کہ اگر آبادی میں اضافہ ہوا۔ تو پھر یہ وسائل ناکافی ثابت ہو کر بہت کچھ تباہی پر منتج ہوں گے۔ لیکن ہوا کیا؟ یہی کہ آبادی بڑھتی چلی گئی۔ اور اسی نسبت سے کھیتی باڑی کے طریقوں میں ترقی کی بدولت پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بے شک زمانۂ جاہلیت میں عارضی طور پر ایسے وقت بھی آئے۔ کہ عدم علم کی بناء پر بعض لوگوں نے عزل اور قتل اولاد کا سہارا لے کر بعض بے بنیاد خدشات سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی اس کوشش کے باوجود دنیا کی آبادی بڑھتی ہی رہی۔ اور زمین بھی اسی قدر تیزی کے ساتھ اپنے خزانے اگلتی چلی گئی۔

آج بھی جبکہ سائنس کے میدان میں بے انتہا ترقی ہو چکی ہے۔ مادی تہذیب کے متوالے اسی قسم کے خدشات میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ انہوں نے زمین کے تمام خزانے اور معیشت کے تمام وسائل دریافت کر کے ان کی مقدار معلوم کر لی ہے۔ اور اگر اب اس سے زیادہ آبادی بڑھی۔ اور اسی رفتار سے بڑھتی چلی گئی۔ تو یہ کرۂ ارض اس کا متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اسی لئے وہ عزل اور قتل اولاد کے مترادف طریقوں کی طرف عود کر رہے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو وسیع صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ اور پھر معیشت کے وسائل ان سے بھی کہیں وسیع تر ہیں۔ جوں جوں آبادی بڑھے گی اسی نسبت سے انسانی صلاحیتیں بروئے کار آ کر زمین سے حاصل ہونے والے معیشت کے نئے نئے وسائل دریافت کرتی چلی جائیں گی یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ آجکل کے ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والے مادہ پرست ہزار ترقی کر جانے کے باوجود بعض معاملات میں اسی فکری نہج پر قائم ہیں۔ جس پر ازمنہ قدیم کے غیر مہذب لوگ قائم تھے۔

اسلام نے ان خدشات سے بچنے کی طرف نہایت عمدہ پیرائے میں توجہ دلائی ہے۔ اس نے صاف اور واضح الفاظ میں پیدائش کی رفتار گھٹانے یا ایسے ذرائع اختیار کرنے سے کہ جن کی مدد سے اموات کی رفتار میں اضافہ ہو منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ نحن نرزقھم وایاکم۔ ان قتلھم کان خطأ کبیرا

(بنی اسرائیل ع ۴)

اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ان کو بھی رزق دیتے ہیں۔ اور تم کو بھی یقیناً ان کا قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

ایسے ذرائع اختیار کرنے سے اسلام نے اس لئے منع کیا ہے۔ کہ وہ قادر مطلق خدا جس نے تمام ذی روح اجسام کو پیدا کیا ہے۔ وہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے، کہ وہ ان سب کے لئے رزق مہیا کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وما من دآبۃ فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا۔

(ہود رکوع ۱)

یعنے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو روزی پہنچانا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

ہر جاندار کے لئے رزق مہیا کرنے کی یہ ذمہ داری کس طرح ادا ہو رہی ہے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہم نے ہر ذی روح کا رزق اور اس کی معیشت اس زمین میں رکھ دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وجعلنا لکم فیھا معایش ومن لستم لہ برازقین

(الحجر رکوع ۲)

اور ہم نے تمہارے لئے زمین میں معیشت کے سامان بنا دیئے ہیں۔ اور اس مخلوق کے لئے بھی جس کو رزق پہنچانے والے تم نہیں ہو۔

زمین میں معیشت کے جو وسائل پوشیدہ ہیں۔ ان کی مقدار کیا ہے؟ کیا وہ صرف موجود الوقت انسانوں ہی کے کفیل ہو سکتے ہیں؟ فرماتا ہے نہیں ان کی کوئی حد اور حساب نہیں ہے۔

وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم (الحجر رکوع ۲)

ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔ ان میں سے ہم ایک مقررہ پیمانے کے مطابق نازل کرتے رہتے ہیں:

یعنے جو وسائل زمین میں پوشیدہ ہیں۔ وہ نہایت ہی وسیع خزانوں کی طرح ہیں۔ وہ ہرگز اس حد تک محدود نہیں ہیں۔ جس حد تک بظاہر تمہیں معلوم ہوتے ہیں۔ ان خزائن میں سے جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے۔ وہ تو صرف حسب ضرورت ایک مقررہ پیمانے کے مطابق تم کو دیا گیا ہے۔ اور یہ مقررہ پیمانہ لیس للانسان الا ما سعیٰ کے مطابق ہے۔ یعنے یہ کہ اگر انسان زیادہ کوشش کرے۔ اور ہماری عطا کردہ صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ تو وہ ان خزانوں سے اپنی کوشش کی مقدار کے مطابق اور زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ جتنی زیادہ کوشش وہ کرتا چلا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ مقدار میں یہ خزانے اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر پیداوار کے وسائل کو بڑھانے اور زمین کے مدفون خزانوں کو نکال کر ان سے فائدہ اٹھانے کی اس درجہ ترغیب دلائی ہے۔ کہ آپ نے اس جدوجہد کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

واسع علی اھلک و عیالک حلالا فان ذالک جھادا فی سبیل اللّٰہ

چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال کے لئے طلب حلال کی کوشش کرو کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد ہے،

اب دیکھئے کہ یہ کیسی فطرت کے مطابق تعلیم ہے۔ کہاں قنوطیت کا یہ عالم کہ انسان آبادی میں غیر معمولی اضافے سے گھبرا کر شرح پیدائش کو گھٹانے یا شرح اموات میں اضافے کی ترکیبیں سوچنے لگے۔ اور کہاں انسانی امنگوں کو جلا دینے والی یہ تعلیم کہ جو انسان کو سعی و جہد پر آمادہ کر کے اسے خزائن مدفونہ کو نکالنے اور

(باقی ص ۵ پر)

خطبہ جمعہ ۱۵

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے گر

توجہ نہ کرنے کی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنیکے ہزاروں مواقع کھو دیتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ؍ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مذہب کی بنیاد یا یوں کہو کہ مذہب کے عملی حصہ کی بنیاد

محبت الٰہی

پر ہے۔ جسے عام اصطلاح میں تعلق باللہ کہتے ہیں "علاق" کے معنے چمٹ جانے کے ہیں۔ اور چمٹنے والی چیز کو علقہ کہتے ہیں۔ گویا تعلق باللہ کے یہ معنے ہونگے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹ جائے۔ "علاقہ" کا لفظ بھی اسی قسم کا ہے۔ "مجھے اس سے علاقہ نہیں" کے معنے ہوتے ہیں۔ مجھے اس کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں یا مجھے اس کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں۔ تو مذہب کی بنیاد تعلق باللہ پر ہے۔ اور محبت الٰہی پر ہے۔ اور مذہب کے تمام حصص اسی قسم کے ہیں۔ جنہیں بندہ اور خدا تعالیٰ میں محبت پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہر ایک انسان کی پہونچ میں نہیں ہوتیں۔ اور بعض چیزیں ہر انسان کی پہونچ میں ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے باریک در باریک فیوض اور مخفی در مخفی فیضان پر ہر انسان کی پہنچ نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگ تو ان کو جانتے ہی نہیں۔ اور بہت سے لوگ جان کر ان کو پہچاننے کے قابل نہیں ہوتے۔ بس جو چیزیں عام لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ وہی تمام بنی نوع انسان کے کام آسکتی ہیں۔ لیکن

تعجب کی بات

ہے کہ لوگ بالعموم ان چیزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قریب ترین سامان جو ان کی نجات اور بچاؤ کے موجب ہو سکتے ہیں انہیں بھلا دیتے ہیں۔ اور ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو یا تو انہیں میسر ہی نہیں آسکتیں۔ اور اگر میسر آ جائیں تو ان کے لئے بڑی جدوجہد اور بڑی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نہ تو وہ چیز جو وہ تلاش کرتے ہیں انہیں ملتی ہے۔ اور نہ اس چیز سے جو ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کہتے ہیں تو ایک ہی دفعہ کی تسبیح میں ہمیں خدا تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ دوسرا انسان ہزاروں ہزار دفعہ بھی تسبیح کر کے بھی اس سے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں اس مجلس میں نہیں تھا۔ کسی ہمارے ہم عمر نے یہ بات سن لی۔ وہ مجھے ملے تو انہوں نے تعجب سے کہا۔ پتہ نہیں اس میں کیا ماجرا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معلوم نہیں کس

تسبیح کا ذکر

کیا ہے۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا۔ تو یہ بات فوراً میرے ذہن میں آگئی۔ کہ ایک تسبیح دل سے نکلتی ہے۔ اور ایک تسبیح زبان سے نکلتی ہے۔ جب تسبیح دل سے نکلتی ہے۔ تو یکدم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے۔ اور جو تسبیح زبان سے نکلتی ہے۔ وہ خواہ کوئی انسان ہزاروں دفعہ پڑھے وہیں کا وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ میں نے اسے کہا میں سمجھ گیا ہوں۔ جو تسبیح دل سے نکلتی ہے۔ اس کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور جو صرف زبان سے نکلتی ہے۔ اس کا کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہنس پڑے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ نے بھی اسی طرح ایک اہم بات کو چٹکیوں میں اڑا دیا۔

غرض جو چیز سہل الحصول ہو اسے لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی جنتر منتر مل جائے۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کے ملنے کے لئے

کسی جنتر منتر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان فطرتی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر انسان میں پائی جاتی ہیں۔ جس طرح لوگ اپنے ماں باپ اور بیٹے بیٹی اور بھائی بہنوں سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ جس طرح لوگ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ وہی طریق خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تم اپنے ارد گرد دیکھ لو کہ لوگ ایک دوسرے کے کس طرح دوست بنتے ہیں۔ دنیا میں وہ کونسا انسان ہے۔ جسکا کوئی دوست نہیں جسکا کوئی ساتھی نہیں۔ جسکا کوئی بے تکلف نہیں آخر وہ کیسے دوست بن گئے۔ وہ کیسے بے تکلف بن گئے۔ جس طرح وہ بے تکلف بن جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ تمہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں نظر آئیں گی۔ جن سے کوئی شخص تمہارا دوست بن گیا تھا۔ اور تم دوسروں کے دوست بن گئے تھے۔ تمہیں نظر آئے گا۔ کہ مثلاً تم دونوں کسی جگہ اکٹھے رہے۔ یا کسی سکول میں یا ایک ہی کلاس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور قریب رہنے سے آہستہ آہستہ تمہارے تعلقات بڑھتے گئے۔ اور بغیر اس کے کہ کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑتی۔ تم دونوں آپس میں دوست بن گئے۔ یا تم دونوں ایک ہی گاؤں میں رہتے تھے۔ اور صبح سویرے اکٹھے بیل لے کر کھیت میں جایا کرتے تھے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ تم دونوں میں دوستی ہو گئی۔ اور اس میں کسی خاص جدوجہد کی ضرورت پیش نہ آئی۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا بھی ہے۔ جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اکٹھا رہتا ہے۔ تو

خدا اور اس کے درمیان

دوستی پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں جاہل ہوں۔ اس لئے مجھے ان ذرائع کا علم نہیں۔ جن کے ذریعہ محبت الٰہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہر جاہل سے جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کا بھی کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے۔ آخر وہ دوست کیسے بن گیا۔ جس طرح وہ اس کا دوست بن گیا ہے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کا دوست بھی بن سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو یہ کہہ سکے۔ کہ میرا کوئی دوست نہیں۔ صدمہ اور تکلیف کے وقت بعض دفعہ انسان کہہ دیا کرتا ہے۔ کہ دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں۔ لیکن اسکے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس کا واقعہ میں کوئی دوست نہیں۔ بلکہ اسکے کہ یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اس کے دوست اس قابل نہیں کہ اس صدمہ میں اس کی مدد کر سکیں۔ ویسے دوست ہوتے ضرور ہیں۔ چاہے وہ اس جیسے بے کس اور بے بس ہوں۔

در حقیقت دنیا میں کوئی بھی

انسان ایسا نہیں

جسے دل لینے یا کسی کو اپنا دل دینے کا تجربہ نہ کیا ہو۔ اور وہ یہ جانتا ہو۔ کہ اسکا کیا طریق ہے۔ ہر جاہل سے جاہل اور ادنے سے ادنے آدمی بھی جانتا ہے۔ کہ دنیا میں کسی کو اپنا دل کیسے دیا جاتا ہے۔ اور دوسرے کا دل کیسے لیا جاتا ہے۔ یہی چیز جو اس جگہ تجربہ میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ یا پھر یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص نے ایک دوسرے شخص سے اتفاقاً کوئی نیکی کر دی۔ اور یہ چیز اس کی دوستی کا موجب ہو گئی۔ مثلاً شریف الطبع لوگ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ماں دودھ پلاتی ہے۔ اور بچہ اس کا دودھ پیتا ہے۔ اور بغیر سوچنے کے یہ معلوم کر لیتا ہے کہ یہ دودھ اسے اس کی ماں دے رہی ہے۔ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک اسے دیکھنے کے بعد اس کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا کوئی استاد ہے ایک شخص اس سے پڑھتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اسے احساس ہوتا ہے۔ کہ وہ استاد اس کی حالت اچھی بنا رہا ہے۔ اس کی بدولت وہ روزی کمانے لگ جائیگا۔ اور دنیا میں وہ عزت حاصل کرے گا اس کے بعد اس کے دل

میں استاد کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا پھر کسی چیز کے حسن اور اس کی ذاتی خوبی کی وجہ سے اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ غرض پاس رہنا یا حُسن یا احسان آپ ہی آپ قلوب میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور انسان کو کسی حسین محسن یا اپنے ساتھ رہنے والے سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور یہ ہم میں سے ہر ایک کا تجربہ ہے۔

آدمیوں کو جانے دو۔

جانوروں کو دیکھ لو

کتا ہے۔ بلی ہے۔ یا بعض لوگ خرگوش پالتے ہیں۔ طوطا اور مینا رکھتے ہیں۔ ان سب جانوروں کو اپنے پالنے والے سے محبت ہو جاتی ہے۔ وہ اس آدمی سے جو انہیں روٹی ڈالتا ہے۔ یا جس کے پاس وہ رہتے ہیں۔ پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً بلی کو جگہ سے محبت ہوتی ہے۔ گھر والے کہیں چلے جائیں۔ تب بھی بلی اس جگہ کو نہیں چھوڑے گی کتے کو اپنے مالک سے محبت ہوتی ہے۔ مالک کہیں چلا جائے۔ کتا وہیں چلا جاتا ہے۔ طوطا اور مینا جو لوگ پالتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں اپنے پالنے والے سے کس قدر انس ہو جاتا ہے۔ انہیں خواہ پنجرے سے نکال بھی دیا جائے۔ تب بھی وہ کہیں نہیں جائیں گے۔ وہیں بیٹھے رہیں گے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ احسان کو متواتر دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ صرف

ضرورت اس بات کی ہے

کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلائی جائے۔ لیکن انہیں اس طرف توجہ دلائی نہیں جاتی۔ ماں باپ سے ہر ایک انسان محبت کرتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی طرف آپ ہی آپ توجہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ خود بھی اسے یاد دلاتے رہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے خیر خواہ ہیں۔ لیکن استادوں سے لوگوں کو بہت کم محبت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ عام طور پر اپنے احسانات کو دوہراتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ماں اور استاد سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ اس لئے وہاں توجہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس کی محبت پیدا کرنے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کے لئے چیزیں وہی ہیں گو وہی ہیں۔ لیکن ضرورت صرف توجہ کی ہے۔ بعض موٹی موٹی چیزیں ہیں۔ جن پر لوگ عمل نہیں کرتے۔ اس لئے وہ قرب الٰہی سے محروم رہتے ہیں۔ مثلاً

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا ہے۔ جب کھانا کھاؤ۔ تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اب کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ کھانا مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ بسم اللہ کے لفظی معنے تو یہ ہیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ کھانا خدا تعالیٰ

کا ہے میرا کوئی حق نہ تھا۔ کہ اسے کھاؤں۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور اس نے کہا ہے۔ تم کھا لو۔ اس لئے میں کھا رہا ہوں۔ نہ گندم میری پیدا کی ہوئی ہے۔ نہ پانی میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ نمک میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ مرچ میری پیدا کی ہوئی ہے۔ نہ گوشت میرا پیدا کیا ہوا ہے۔ نہ ترکاریاں میں نے پیدا کی ہیں۔ یہ سب چیزیں میرے باپ دادا کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہیں۔ بڑے سے بڑے خاندان کا ذکر بھی سو پشتوں سے آگے نہیں جاتا۔ لیکن گندم۔ پانی۔ ترکاری۔ گوشت۔ نمک۔ مرچ اور لونگ وغیرہ ہزاروں پشتوں سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ اور جب یہ سب اشیاء میری پیدائش بلکہ میرے باپ دادا کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہیں۔ تو یہ میری تو نہیں ہو سکتیں۔

بسم اللہ کے معنے

ہی یہ ہیں۔ کہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی ہیں۔ لیکن اس نے ہمیں اجازت دی ہے کہ تم اسے کھا لو۔ اور ہم کھا رہے ہیں۔ گویا یہ اس بات کا اظہار اور اقرار ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ چیزیں دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ ورنہ ہم میں طاقت نہیں تھی۔ کہ اسے خود مہیا کر سکتے۔ اسی طرح جب ہم پانی پیتے ہیں۔ تو ہم غور کرتے ہیں۔ کہ یہ پانی خدا تعالیٰ نے زمین کی تہوں میں رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے۔ کہ اگر ہم اس پانی کو کھینچ لیں۔ تو تم پانی کہاں سے لاؤ۔ اور یہ سچی بات ہے کہ ہم میں ایسی طاقت نہیں۔ کہ پانی مہیا کر سکیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے یہ سب ضروری اشیاء ہمیں مہیا کر دی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر بھی ہمیں پانی نہ ملے۔ تو ہمیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے۔ وہاں لوگ ایسی ایسی چیزیں پیتے ہیں۔ جن کو ہمارے علاقہ میں پانی نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً سندھ اور بلوچستان کے بعض علاقے ہیں۔ وہاں لوگ کیچڑ پیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک والے ایسا نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ الگ بات ہے۔ کہ انہیں کوئی مشکل پیش آ جائے۔ تو اس قسم کا پانی پی لیں۔ ورنہ عام حالات میں ہمارے ہاں اسے پانی نہیں سمجھا جاتا۔ اب دیکھ لو یہ کتنا آسان ساذریعہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے کا۔ لوگ کہتے ہیں ہمیں

خدا تعالیٰ سے محبت

پیدا کرنے کے گُر بتاؤ۔ لیکن کتنے لوگ ہیں۔ جو اس چھوٹی سی بات پر ہی عمل کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اب اگر میں پوچھوں۔ کہ تم میں سے کتنے لوگ اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ تو شاید پانچ فی صدی لوگ کھڑے ہوں۔ حالانکہ واقعہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ

کر لیا کرتے ہیں۔ انہیں دوست بنا لیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو پیدا کرنے کے لئے کوئی خاص گُر نہیں ہوتے۔ دنیا میں لوگ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہ محبت اسی لئے پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ان کے احسانات بار بار اس کے سامنے آتے ہیں۔ ورنہ ماں باپ کی محبت کہیں باہر سے تو نہیں آتی۔ کبھی یہ ہوتا ہے۔ کہ محبت کے بھرے ہوئے گھڑے باہر سے لائے جا رہے ہوں؟ یہ محبت آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

جبلت القلوب علیٰ حبّ من احسن الیھا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے۔ کہ جو شخص اس پر احسان کرتا ہے۔ اس کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ چاہے تم کوشش کرو یا نہ کرو۔ یہ محبت خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اس کے لئے کسی خاص جدوجہد اور کوئی خاص تدبیر اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبھی تم نے کوئی ایسا بچہ دیکھا ہے جو یہ پوچھے۔ کہ ماں باپ کی محبت کس طرح پیدا کی جاتی ہے۔ جب تک کوئی بچہ جوان نہیں ہو جاتا۔ اور اس کی بیوی اس کے ماں باپ کی محبت چھین نہیں لیتی۔ وہ ماں باپ کا عاشق ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ اور ہر بچی اپنے ماں باپ سے فطرتی طور پر محبت کرتی ہے۔ نہ کبھی کسی نے اس کو پیدا کرنے کے لئے کوئی جدوجہد کی۔ اور نہ کسی نے دوسروں سے اس بارہ میں مشورہ لیا۔ یہ محبت آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کسی خاص گُر کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی محبت پیدا کرنے کے بھی یہی طریق ہیں۔ لیکن تم انہیں اختیار نہیں کرتے۔ تمہیں کون کہتا ہے۔ کہ تم کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھو۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ تمہیں توجہ دلانے والا کوئی نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے بچہ ماں باپ سے دُور ہو۔ ماں باپ اسے خرچ بھیج رہے ہوں۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ یہ خرچ میرے ماں باپ کی طرف سے آ رہا ہے۔ اس لئے اس کے دل میں ان کی محبت پیدا نہیں ہوگی۔ اسی طرح جب تم خدا تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے۔ اور تم غور نہیں کرتے۔ کہ تمہیں کھانا کون بھیج رہا ہے۔ تو تم کہتے ہو۔ کہ اچھا خدا ہے کہ اس نے تو ہماری کبھی خبر بھی نہیں لی۔ لیکن اگر کوئی یاد دلا دے۔ کہ یہ کھانا اسی نے دیا ہے۔ یہ پانی اسی نے دیا ہے۔ تو خود بخود اس کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔

قرب الٰہی

کے حصول کا جو موٹا گُر ہے۔ اسے تم چھوڑ دیتے ہو۔ اور یہ پوچھتے ہو۔ کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے کونسا گُر ہے۔ اور جانتے نہیں کہ وہ گُر موجود ہے۔ لیکن تم اس سے کام نہیں لیتے۔ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے وہی گُر ہیں۔ جن سے تمہارے دلوں

اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسان آسان چیزیں سکھائی ہیں۔ مثلاً یہ بات بھی اسلام نے سکھائی ہے۔ کہ جب تم کھانا کھا چکو۔ تو الحمد للہ کہا کرو۔ اور دوسری دفعہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیا کرو۔ جس طرح دنیا میں کوئی آدمی کسی دوسرے کو کھانا کھلائے۔ تو کھانے سے فارغ ہو کر وہ کہتا ہے۔ شکریہ۔ اسی طرح جب انسان کھانا کھا لیتا ہے۔ تو وہ الحمد للہ کہتا ہے۔ گویا الحمد للہ کہنا خدا تعالیٰ کے احسان کا دوسری بار شکریہ ادا کرنا ہے۔ اگر کوئی انسان اس پر مداومت اختیار کرے تو آپ ہی آپ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائیگی۔ لیکن افسوس کہ ہم ان راستوں کو اختیار نہیں کرتے۔

خدام الاحمدیہ کو

خاص طور پر ان باتوں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بچوں کو ابھی سے ان باتوں کی عادت ڈالی جائے۔ کسی زمانہ میں عیسائیوں میں یہ ہوتا تھا۔ کہ ہر خاندان میں کھانا کھانے سے پہلے گریس (Grace) کرتے تھے۔ جب خاندان کے تمام افراد کھانا کھانے لگتے۔ تو ماں باپ دعائیہ فقرے کہتے۔ میرے دل میں کئی دفعہ خیال آیا ہے۔ کہ اگر گھر کا بڑا آدمی روزانہ اس طرح دعا کر لیا کرے۔ تو گھر کے تمام افراد کو آپ ہی آپ یہ خیال پیدا ہو جائے گا۔ کہ یہ کھانا ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ غرض جس طریق سے

ماں باپ کی محبت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق سے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ان ذرائع کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن ان کو اختیار کرنے سے انسان بڑے بڑے فوائد حاصل کر لیتا ہے۔

مثل مشہور ہے

کہ کسی شخص کا ایک بھتیجا تھا۔ اس نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ کہ اگر تم ہمارے گھر آؤ۔ تو میں تمہیں اتنا بڑا لڈو کھلاؤں گا۔ جس کے بنانے میں کئی ہزار لوگوں نے ہاتھ لگایا ہوگا۔ وہ لڑکا اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑا۔ کہ مجھے میرے چچا کے ہاں بھیجو۔ اس کا خیال تھا۔ کہ وہ لڈو عجیب قسم کا ہوگا۔ جس کو

کئی ہزار لوگوں نے

مل کر بنایا ہوگا۔ آخر وہ چچا کے پاس گیا۔ اس نے اسے حسب وعدہ ایک لڈو لا کر دیا۔ وہ عام لڈوؤں کی طرح معمولی قسم کا تھا۔ جو اس لڑکے نے کئی دفعہ دیکھا تھا۔ اور کھایا بھی تھا۔ اس نے کہا۔ کیا یہ وہی لڈو

آٹا پڑا ہے۔ اتنے آدمیوں نے آٹا تیار کیا ہے۔ پھر آٹا گندم کا بنا ہے۔ جس کو اتنے زمینداروں نے کاشت کیا ہے۔ پھر جن بیلوں نے ہل چلایا تھا۔ ان کے پالنے والوں کو گنو پھر جو لوگ لوہا لائے۔ ان کو گنو۔ جو لکڑی لائے ان کو گنو۔ پھر لوہا کانوں سے نکلتا ہے۔ کانوں میں جن لوگوں نے کام کیا ان کو گنو۔ پھر وہ لوہار ریلوں اور گڈوں پہ لایا گیا۔ اس کے لانے والوں کو گنو۔ تو یہ ہزاروں آدمی بن جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس لڈو کے بنانے میں حصہ لیا۔

حقیقت یہ ہے

کہ بظاہر دنیا کی ایک ایک چیز بہت معمولی نظر آتی ہے۔ لیکن جب غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بنانے میں ہزاروں لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ اور دہ دنیا کا ایک طلسم ہیں غرض توجہ نہ کرنے کی وجہ سے خداتعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے ہزاروں مواقع ہم اپنے ہاتھوں سے کھو دیتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے۔ اسے ایک قیراط کا ثواب ہوتا ہے۔ اور جو جنازہ ادا کرنے کے بعد میت کے ساتھ قبرستان تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہیں رہتا ہے اسے دو قیراط کا ثواب ہوتا ہے۔ اور یہ قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی کسی جنازہ میں شامل ہوئے۔ جب نماز جنازہ پڑھ چکے۔ اور قبرستان کی طرف چلے تو ان کے ساتھی نے کہا۔ اب واپس چلیں۔ اور کوئی اور کام کریں۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ جو شخص کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے تو اسے۔

ایک قیراط کے برابر ثواب

ہوتا ہے۔ اور جو جنازہ کے بعد میت کے ساتھ قبرستان تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہیں ٹھہرتا ہے اسے دو قیراط کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان کے ساتھی نے کہا۔ آپ اچھے دوست ہیں۔ آپ نے پہلے یہ مسئلہ بتایا ہی نہیں۔ معلوم نہیں اب تک ہم نے کتنے قیراط ثواب ضائع کر دیا ہے۔ اب دیکھو بعض دفعہ ایک بات چھوٹی سی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے نتائج نہایت اہم ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنی اہم چیزیں ہوتی ہیں۔ ان کے حصول کے ذرائع انسان کے قریب رکھے جاتے ہیں۔ ورنہ ان کا حصول انسان کے لئے مشکل ہو جاتا۔ لیکن لوگ ان ذرائع کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کسی اور گر کی تلاش میں رہتے ہیں اسی طرح بہت سے لوگ اس گر کو بھلا دیتے ہیں جس سے خداتعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکے اور وہ نہیں جانتے کہ خداتعالیٰ کی محبت انہی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے اور انہیں چھوڑ کر ہم اس کی محبت کبھی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ وہ امیروں اور فقیروں سے خداتعالیٰ کی محبت کے گر پوچھتے ہیں۔ بغل میں لڑکا اور شہر میں ڈھنڈورا

(الفضل ۱۰ رجولائی ۱۹۵۱ء)

دارالقضاء کا اعلان

"محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مولوی محمد سلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ سے مبلغ ۱۵۰۰/۰ روپے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے۔ ان کے جواب کے لئے نقل درخواست غلام فاطمہ صاحبہ کو بھیجی گئی۔ مگر بوجہ عدم پتہ رجسٹری واپس آ گئی۔ اب ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کی پیروی کے لئے بتاریخ ۱۱/۵/۵۵ بوقت ۸ بجے صبح اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز دفتر ہذا میں پہنچ جائیں ورنہ یکطرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ نیز اپنا موجودہ ایڈریس بھیجدیں۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ہوائی فوج میں کمیشن جی ڈی (پائلٹ) برانچ

شرائط:- یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو عمر ۱۷ تا ۲۰۔ میٹرک سائنس یا سینئر کیمبرج غیر شادی شدہ تحریری امتحان انگلش، جنرل نالج و ریاضی، ۶/۵/۵۵ کو مغربی پاکستان کے مراکز ڈرگ روڈ کراچی سامونگلی (کوئٹہ) چک لالہ۔ سرگودھا۔ پشاور و کوہاٹ میں اور مشرقی پاکستان کے آر پی اے ایف مراکز ڈھاکہ چاٹگانگ گورنمنٹ کالجز راج شاہی و سلہٹ میں ۶/۵/۵۵ کو۔ آخری انتخاب انٹر سروسز سیلیکشن بورڈ کرے گا۔ خواہشمند امیدواران نزدیک کے رکروٹنگ افسر آر پی اے ایف سے ملیں۔ دفاتر بھرتی مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) انگل روڈ کراچی (۲) ۳۰ مال راولپنڈی (۳) ملو سمسٹرز ڈ کوئٹہ (۴) ۳۰۔ ۳۰ ایبٹ روڈ لاہور (۵) ۱۹ سرکلر روڈ پشاور کینٹ (۶) ڈیف زینڈ ڈم بلڈنگ روڈ ڈھاکہ (سول لاہور ۱۰/۴/۵۵)

(تعلیم و تربیت ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ اس حکم کے رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا۔ اور اللہ تعالےٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے۔ لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہا گیا اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی آواز ان کو آ گئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالےٰ کی غرض یہ تھی۔ کہ قیل وقال ہی تک نہ رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر نرے قیل وقال اور ریاکاری تک ہی بات ہو۔ تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہو گا۔ اور دوسروں پر کیا شرف! تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ۔ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اسکو قبول کریں۔ کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو۔ کوئی اسکو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو۔ وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہو گی۔ کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجے کے نہ ہوں۔ کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔

سورۃ عصر میں اللہ تعالےٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے۔ جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یاکلون کما تاکل الانعام مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھائے۔ لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی ہو گا کہ زمیندار اسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دے گا۔ اسی طرح ان لوگوں کی نسبت جو خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی یا پرواہ نہیں کرتے۔ اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گذارتے ہیں۔) فرماتا ہے۔ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔ اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔ یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے محبت کی ضرورت ہے۔ اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے۔ اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے۔ مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا۔ جیسا کہ فرمایا۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے۔ اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں ہے۔ سعدی رح کا شعر سچا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

(ملفوظات)

ولادت

مورخہ ۵/۵/۵۵ کو اللہ تعالےٰ نے میرے بڑے بھائی چوہدری محمد رشید چک ۱۲ گ ب کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نو مولود کے لئے خادم دین اور نیک صالح بننے کی دعا فرماویں۔

(خاکسار محمد نذیر ڈار احمدی چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہؤا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کیلئے جاری فرمایا تھا۔ اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۰۰۰، ۷۵ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۲۸۳، ۱۴ روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پہ خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے۔ تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ:۔

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۳) ہر جماعت کم از کم ایک روزنامہ پرچہ ضرور منگوایا جائے۔

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ مل کر جماعتی طور پر خریدیں۔

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی تو کم از کم خطبہ نمبر ضرور خرید ے۔

الحمد للہ! کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ضروری اطلاع

بعض احباب جماعت اور اراکین و عہدیداران انصار خطوط انصار کے مرکزی عہدہ داران کے ذاتی نام پہ بھیج دیتے ہیں جس کی وجہ سے نام پہ بھیجی ہوئی ڈاک تاخیر سے دفتر ہذا میں پہنچتی ہے۔ مرکز سے اس کا جواب بھی تاخیر سے دیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ مرکزیہ انصار اللہ کی ڈاک کسی کے ذاتی نام کی بجائے صرف صدر یا نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ کے پتہ پہ بھجوائی جایا کرے۔

اسی طرح بعض احباب چندہ انصار کی رقم بھی مرکزیہ عہدہ داران انصار کے ذاتی نام پہ بھیج دیتے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے۔ آئندہ ہر ایک قسم کی رقم چندہ انصار کے ذاتی نام کی بجائے صرف "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے پتہ پہ بھیجی جایا کرے۔ منی آرڈر کوپن پہ صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہوگا "چندہ انصار اللہ" اگر چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے بھیجا گیا ہو تو "چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ" لکھ دیا جایا کرے امید ہے احباب آئندہ اس قسم کی فروگذاشت نہ ہونے دیں گے۔

(نائب صدر انصار اللہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

رفیق احمد باجوہ سٹوڈنٹ ایف۔ ایس۔ سی گورنمنٹ کالج لائلپور

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

مقصود احمد ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

(۳) مکرم برادرم چودھری شریف احمد صاحب کراچی چند یوم سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر کامل صحت ابھی تک نہیں ہوتی۔ احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ فضل الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ

کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تعمیل کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے آپ نے پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا کیا آپ کا پڑھ یا سن لینا کافی ہے۔ نہیں بلکہ اس پہ عمل کرنا اور متواتر عامل ہونا ضروری ہے۔

(۱) اب آپ اپنے دل میں غور کریں کہ کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے روزانہ نمازوں میں اور تہجد کی نمازمیں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اور آپ نے اس کو اپنا معمول بنا لیا ہے۔

اگر آپ حضور کا پیغام پڑھ یا سن کر وہیں چھوڑ آئے ہیں تو سوچیں آپ نے حضور کے ارشاد پہ کیا عملاً قدم اٹھایا ہے۔ اب اس پہ یہ عہد کریں کہ روزانہ حضور کیلئے دعائیں کریں گے۔

(۲) پھر آپ سے حضور نے قربانیوں میں لگ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس تسلسل میں آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ:۔

(ل) "دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پہ ایک چندہ کی تحریک کی تھی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "حفاظت خاص" یعنی "جماعت احمدیہ" کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو"

آپ حضور کا ارشاد پڑھ کر بتائیں کہ کیا آپ نے شوریٰ کے موقعہ پہ جو وعدہ کیا تھا یا جو وعدہ آپ نے بعد میں کیا تھا . . . . کیا اسے پورا کر دیا۔ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو اب تو حضور بفضل تعالیٰ سفر یورپ پہ تشریف لے جانے والے ہیں آپ اپنا وعدہ کردہ حصہ فوراً ادا کر دیں۔

اگر آپ نے وعدہ نہیں کیا اور آپ کو اس کا علم اب ہی ہؤا ہے۔ تو آپ اب اس میں حصہ لیں۔ مگر سب سے ضروری یہ ہے۔ کہ یہ روپیہ فوری "خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ" میں ارسال کر دیں۔

(۲) آپ کے پاس روپیہ ہے جو آپ نے بنک وغیرہ میں رکھا ہؤا ہے تو وہ جس قدر ہے سارا حضور کے اس ارشاد کے ماتحت "امانت خاص" میں تحریک جدید کی مد میں یا صدر انجمن احمدیہ کی مد میں ارسال فرمائیں۔ آپ کو جب بھی ضرورت ہوگی آپ کو مطابق شرائط فوراً واپس مل جائے گا۔ اور آپ کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ مگر سب سے ضروری یہ بات ہے کہ آپ ایسا روپیہ پڑے پڑے ارسال فرمائیں۔ تا روپیہ آ جانے پہ حضور کو بے فکری ہو۔

(۳) تیسری بات حضور کے ارشاد میں یہ ہے کہ آپ اپنی آمد میں سے پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ جس قدر بھی کم سے کم ماہوار بچا سکیں وہ بچت کر کے "امانت خاص" کی مد میں تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کریں۔ تا یہ تھوڑی سی بچت آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے ضرورت کے وقت کام آوے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس ستائیس لاکھ کی امانت کا ذکر فرمایا ہے وہ وہی ہے جس کا اعلان حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۳۴ء میں جب احرار اپنا سارا لاؤ لشکر لیکر حملہ آور ہوئے تھے۔ فرمایا تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو آپ کے ہی فائدہ اور آرام کے لئے ہے سلسلہ کے مفاد کی خاطر آپ کے پیش کیا ہے۔ پس آپ جس قدر ماہوار بچت کر سکیں۔ یا آپ زمیندار ہیں تو جس قدر فصلانہ بچت کر سکیں اسے امانت خاص میں ادا کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آپ کا جو روپیہ پڑا ہے وہ بھی ارسال کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ
میں یورپ ہو آؤں۔ تاکہ میں کام
کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت
میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں
چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ
لے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

سب سے ضروری تو یہ ہے کہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پہ فوری توجہ فرما کر عملی قدم اٹھائیں اور اپنا روپیہ ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعوت ولیمہ

مؤرخہ ۱۳/۱۲/۵۵ کو دوپہر کے وقت خاکسار خلیل احمد کارکن دفتر ضیافت کے چچا حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ساکن کسیں ضلع سیالکوٹ کے ولیمہ کی دعوت ہوئی۔ جس میں بہت سے احباب نے شمولیت اختیار کی۔ حکیم صاحب موصوف کی شادی مؤرخہ ۸/۱۲/۵۵ کو خدیجہ بیگم بنت مولوی واحد بخش صاحب ساکن اشرف شاہ ضلع ملتان سے ہوئی تھی۔ اور اس نکاح کا اعلان مولوی واحد بخش صاحب نے خود ہی مبلغ تین صد روپیہ مہر پہ ۸/۱۲/۵۵ کو اشرف شاہ ضلع ملتان میں کیا تھا۔

احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ و درویش حضرات قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین ثم آمین

(خلیل احمد ربوہ)

(۴) میں ایک ماہ سے بیکار ہوں اور بہت بیمار ہوں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور برسر روزگار کے لئے دعا فرمائیں۔

خالد ممتاز احمدی حیدرآباد سندھ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

کراچی میں خوفناک آتشزدگی۔ دو بچے اور ایک عورت ہلاک

ایک ہزار سے زائد جھونپڑے خاکستر ہو گئے لاکھوں روپے کا نقصان

کراچی ۱۵ اپریل۔ کل سہ پہر یہاں مہاجرین کی ایک بستی میں آتشزدگی کی ایک خوفناک واردات رونما ہوئی۔ جس میں دو بچے زندہ جل گئے۔ ایک ہزار سے زائد جھونپڑے خاکستر ہو گئے۔ ایک عورت زخموں کی تاب نہ لاکر ہلاک ہو گئی۔ اور بیسیوں افراد شدید طور پر جھلس گئے اور زخمی ہوئے۔ آگ کے شعلے کئی گھنٹے تک قیامت برپا کئے رہے۔ نتیجہ میں کم و بیش دس ہزار افراد بے خانماں ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بستی کے لوگ اپنے روزمرہ کے معمول کے مطابق محنت و مزدوری کے لئے صبح سویرے گھروں سے نکل کر شہر روانہ ہو گئے تھے۔ کہ ایک بجے دن کے قریب ایک جھونپڑی میں آگ لگ گئی۔ زوردار ہوا چل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے آگ آناً فاناً ارد گرد پھیل گئی اور بستی کی تمام جھونپڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً ایک ہزار جھونپڑیاں آگ کی نذر ہو گئیں۔ پاکستان فضائیہ ریلوے اور کارپوریشن کے مشترکہ فائر بریگیڈوں نے تین گھنٹے کی سخت جد و جہد کے بعد آگ پر قابو پایا مگر اس عرصہ میں کافی جانی و مالی نقصان ہو چکا تھا۔ اس حادثہ کی وجہ سے ہزاروں مہاجرین بے خانماں و برباد ہو گئے ہیں۔ جانی نقصان میں دو بچے زندہ جل گئے۔ ایک عورت ہلاک اور بیسیوں افراد زخمی ہوئے۔ ان کے علاوہ مویشی جن میں بھینسیں اور بکریاں بھی شامل ہیں۔ جل مری ہیں۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

... ہے زمین کے انسانوں کے لئے آسائشیں بہم پہنچانے کی ترغیب دلاتی ہے۔ پس اہل مغرب کے یہ خدشات کہ آبادی بڑھ جانے سے دنیا معیشت کے لاینحل مسائل سے دوچار ہو جائیگی۔ بالکل بے بنیاد ہیں۔ زراعت کے طریقوں میں ان کی اپنی ایجادات اور نئے نئے انکشافات اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ کہ زمین کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ وہ قادر مطلق ہستی جو تمام ذی روح اور غیر ذی روح اجسام کی خالق ہے۔ وہ ان کی رازق بھی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ اسی زمین میں سے ان کی معیشت کا سامان فراہم نہ ہو۔ دنیا کی آبادی کتنی ہی کیوں نہ بڑھ جائے زمین اپنے خزانے اگل اگل کر اس کی معیشت کے سامان فراہم کرتی رہے گی۔ ہاں ریسرچ کے میدان میں انتھک ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

غلام محمد ۲۹ اپریل کو شاہ سعود

سے ملنے جائیں گے

قاہرہ ۱۵ اپریل۔ مصری وزیر مملکت کرنل انور سعادت نے یہاں اعلان کیا کہ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد ۲۹ اپریل کو سعودی عرب کے شاہ سعود سے ملنے جائیں گے۔ اس ملاقات کا مقصد یہ ہے۔ کہ حال ہی میں قائم کی جانے والی اسلامی کانگرس کا حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں پہلا اجلاس منعقد کرنے کے انتظامات پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔

کرنل سعادت عنقریب افریقی علاقوں یوگوسلاویہ اور ارجنٹائنا کا دورہ بھی کریں گے

سید سجاد ظہیر رہا کر دیئے گئے

کوئٹہ ۱۵ اپریل۔ راولپنڈی سازش کے دو قیدی سید سجاد ظہیر اور سابق بریگیڈیر ایم صادق خاں کو ایڈیشنل جوڈیشنل کمشنر قاضی غضنفر حسین نے ضمانت پر رہا کر دیا۔ دونوں قیدی عدالت میں موجود تھے ان کی رہائی کے بعد ان کے احباب نے انہیں مبارکباد دی۔ اور انہیں ایک چائے خانے میں لے گئے۔

سابق بریگیڈیر صادق اپنے اہل و عیال سے ملنے چھاؤنی گئے۔ اور سید سجاد ظہیر اپنا سامان لینے کے لئے کوئٹہ ڈسٹرکٹ جیل گئے۔

گورمانی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۵ اپریل۔ مغربی پنجاب کے نامزد گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی کل صبح طیارے پر لاہور سے یہاں آئے۔ مسٹر گورمانی گورنر جنرل ہاؤس میں مقیم ہیں۔

کراچی ۱۵ اپریل۔ سعودی عرب کے سفیر نامزد برائے پاکستان السید عبد الرحمن البسّی کل صبح گورنر جنرل کی قیامگاہ پر ...

کراچی میں سوتی کپڑے کی صنعت

مفاد عامہ کی سروس قرار دے دی گئی

کراچی ۱۵ اپریل۔ مرکزی حکومت نے کراچی میں سوتی کپڑے کی صنعت کو ۱۲ اپریل سے چھ مہینے کے لئے مفاد عامہ کی سروس قرار دے دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس مدت میں چودہ روز کے نوٹس کے بغیر اس صنعت کے ملازم نہ تو ہڑتال کر سکتے ہیں۔ اور نہ مالک قفل بندی کر سکتے ہیں۔

ایشیائی افریقی کانفرنس کے ایجنڈے کا مسودہ تیار کر لیا گیا

کانفرنس آئندہ پیر کو بانڈونگ میں شروع ہو رہی ہے

بانڈونگ ۱۵ اپریل۔ ایشیائی افریقی کانفرنس (جو آئندہ پیر کے روز انڈونیشیا کے مقام بانڈونگ میں شروع ہو رہی ہے) کے ایجنڈے کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ یہ مسودہ ان پانچ طاقتوں کے مشترکہ سیکرٹریٹ نے مرتب کیا ہے جنہوں نے یہ کانفرنس بلائی ہے۔ ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ کانفرنس میں جو مسائل زیر بحث آئیں گے ان میں بین الاقوامی مسائل نوآبادیاتی نظام ایٹمی طاقت کا استعمال اقتصادی و ثقافتی تعاون ... اس قسم کے دوسرے مسئلے شامل ہیں۔ مختلف ملکوں کی طرف سے کانفرنس میں پیش ہونے کے لئے ۲۵ قراردادیں موصول ہوئی تھیں۔ یہ ایجنڈا ان قراردادوں کی روشنی میں ہی تیار کیا گیا ہے۔ کانفرنس شروع ہونے سے قبل مدعو کرنے والی پانچ طاقتوں کے وزراء اعظم کی ابتدائی ملاقات میں اس ایجنڈے کو آخری شکل دے دی جائے گی

پیر کو صبح ۹ بجے انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ افتتاح کے ایک گھنٹہ کے بعد ایک خصوصی اجلاس میں کانفرنس کے صدر اور سیکرٹری کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ اور طریق کار کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۰ تا ۱۲/۸ ۔ شکر -/۱۱ تا ۱۴/۸ چینی دیسی -/۲۰ تا -/۳۲ تیل توریہ ۴۲/ تا -/۴۴ تیل بنولہ -/۴۷ تا -/۴۸ مرچ سرخ -/۳۰ تا ۴۰ کالی مرچ -/۳۴۰ تک -/۳۵۰ الائچی خورد -/۴۶ سیر۔ ہلدی -/۱۰۵ نمک ۲/۴ تا ۴/۸ دیسی گھی -/۱۶۵ تا -/۱۷۰ بناسپتی گھی ۳۲/۱۲ مونگ ثابت -/۹ تا -/۱۰ مسور ثابت -/۸ دال -/۱۱ چنے ۷/۱۲ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ گندم ۱۱/۱۴ آٹا ۱۱/۱۴ دیسی صابن -/۳۶ تا -/۳۸ صرافہ سونا -/۱۰۰ تا ۱۰۰/۸ پونڈ -/۶۴ فی عدد چاندی -/۱۵۳ تا -/۱۶۰ سوبھری

خشک میوہ بادام -/۵۰ تک -/۷ سوگی -/۴۰ تا -/۵۰ پستہ -/۱۱۰ گری بادام -/۲۴۰

بہاولپور میں برقی نظام کی توسیع

بغداد الجدید۔ حکومت بہاولپور نے ریاست کے دارالحکومت میں برقی نظام کی اصلاح اور توسیع کے لئے اخراجات کے تخمینے منظور کر لئے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے موجودہ سال کے بجٹ میں دس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی ہے۔ اس منصوبہ کو عنقریب عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ تا کہ شہر میں روز افزوں برقی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ایک دوسرے منصوبے میں بہاولنگر چشتیاں کے مقامات پر بجلی مہیا کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے